بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محفلِ میلاد کے فضائل و برکات

از قلم

فقیہ اسلام، حکیم امت، مفتی اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحاج المفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	03
2	مقدمہ	05
3	عشق ومحبت کے کرشمے	06
4	معمولات صحابہ رضی اللہ عنہم کے نمونے	07
5	میلاد شریف کے فائدے	08
6	علمائے کرام کے فرمان	09
7	موازنہ شب میلاد اور شب قدر	21
8	خانہ کعبہ کا اظہار عقیدت	22
9	ابلیس کی پریشانی	22
10	بیان عربی	23
11	محفل میلاد پر نور کی بارش	32
12	خیر وبرکت کی محفل ومجلس	45
	اختتام	48

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

یعنی مشاہدہ اور سب کا ذاتی تجربہ ہے کہ فرائض میں صدقہ زکوۃ موجب صد برکات اور دافع البلیات فی الاموال ہے۔ ایسے ہی ہزاروں سے سُنا اور سینکڑوں کو دیکھا کہ نفلی صدقات میں میلاد شریف اور گیارہویں شریف کا التزام افلاس وتنگدستی کا بہترین علاج ہے۔ بہت سے کنگال اس کے عامل صاحب ثروت اور اہل دولت مالدار بنے' دیکھے بلکہ بہت سے بے اولاد میلاد شریف کی منت ماننے پر صاحب اولاد ہوئے۔

تحریک وہابیت سے پہلے میلاد شریف کی محافل ومجالس کا عرب وعجم میں خوب چرچا تھا یہاں تک کہ شادی بیاہ' خوشی اور فرحت ومسرت کے موقع پر اور بچوں کی پیدائش اور نئے مکان میں سکونت پر' ایسے ہی دیگر اکثر مواقع پر مجلس میلاد کا انعقاد موجب برکت و بحث صد فرحت تصور کیا جاتا اور اب بھی بفضلہ تعالیٰ اس مجلس پاک کا انعقاد عرب وعجم میں اسی طرح ہوتا ہے اور ان شاء اللہ تا

قیامت ہوتا رہے گا۔ اگر چہ چند معدودے فرقے وہابیت سے متاثر ہو کر اس کے انعقاد میں روڑے اٹکاتے ہیں لیکن ان کی رکاوٹ عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کو نہیں روک سکتی۔ اس کے جواز سے قطع نظر فقیر اس رسالہ میں صرف اور صرف برکات میلاد شریف سے بحث کرے گا تا کہ اس مجلس مبارک منعقد کرنے والوں کو نوید جاودانی نصیب ہو اور فقیر کے لئے زادِ راہ اور موجب نجات۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْم

الفقیر القادری ابوصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاول پور

جمعۃ المبارک یک محرم ۱۴۱۰ھ ۴ راگست ۱۹۸۹ء

مقدمہ

میلاد شریف کے برکات لکھنے سے پہلے مقدمہ یعنی شروع میں چند ضروری اُمور عرض کر دوں، جس سے میلاد شریف کی اہمیت پر کسی معترض کا اعتراض ہو تو وہ خود بخود ختم ہو جائے۔

میلادُ النبی ﷺ یا عشاق کی عید

روحانی طور تو ہے ہی اور دنیوی زندگی میں انسان کو جس سے فائدہ ہو وہ اسے عید سے کم نہیں سمجھتا، چونکہ اُمت کو اس محفل سے روحانی سرور کے علاوہ بہت سی مشکلات آسان ہوتی ہیں اسی لئے نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن کو عید میلادُ النبی ﷺ کہا جاتا ہے کیونکہ ہر وہ دن جس میں بندوں کو خدا کی کوئی نعمت نصیب ہو عید یعنی خوشی و مسرت کے اظہار کا دن ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دُعا کی تھی:

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا۔ ﴿پ ۷ سورۂ مائدہ: ۱۱۴﴾

ترجمہ:- اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوانِ (نعمت) نازل فرما جو ہمارے لئے اور ہمارے اگلے پچھلوں کے لئے عید ہو جائے۔

فائدہ!

بنی اسرائیل کے لئے آسمان سے تیار شدہ کھانا ''من وسلوا'' اُترنے کا دن عید ہوگیا کیونکہ یہ خدا کی ایک نعمت ہے تو پھر نبی رحمت ﷺ کی پیدائش کا دن مسلمانوں کے لئے عید کیوں نہ ہو جبکہ وہ تمام نعمتوں کی جان اور سب سے بڑی نعمت ہیں' اسی لئے علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''جواہر البحار'' میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جس نے حضور ﷺ کے ماہِ میلاد کی راتوں کو عید کے طور پر منایا۔

(اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے فقیر کی کتاب ''میلاد النبی ﷺ عید کیوں؟'' کا مطالعہ کریں)

عشق ومحبت کے کرشمے

محفل میلاد روکنے والوں کے پاس سے بڑا حربہ بدعت ہے۔ حالانکہ بدعت بے چاری کو عشق ومحبت نبوی ﷺ کے گلستان کی بہار نصیب کہاں' ادھر کا رُخ کرنے کا امکان ختم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ عشاق کے اطوار ومعمولات اور آئمہ ومشائخ کے دلائل کی تصریحات سے واضح ہے۔ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا:

كيف كان حبكم لرسول الله ﷺ قال كان و الله أحب الينا من اموالنا واولادنا و آبائنا و امهتنا من الماء الباردة على الظماء

﴿شفاء شریف﴾

رسول اللہ ﷺ تمہیں کس طرح محبوب تھے' آپ نے فرمایا: سخت پیاس کے

وقت جتنا ٹھنڈا پانی محبوب ہوتا ہے' حضور ﷺ ہمیں اس سے بھی زیادہ محبوب و پیارے تھے۔

فائدہ!

اپنے والدین' اپنے بیٹے' اپنے مال' اپنی عزتیں' اپنی جانیں حضور ﷺ پر قربان کر کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ثابت کر دیا کہ

محمد ﷺ ہے متاعِ عالم ایجاد سے پیارا
پدر' مادر' برادر' جانو و اولاد سے پیارا

یہی وجہ ہے کہ ہزاروں اُمور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ آئمہ مشائخ اور علماء و فقہاء سے سرزد ہوئے جن پر بقول مخالفین ''كل بدعة و كل ضلالة فى النار'' کا حکم لاگو ہو جاتا ہے' لیکن حاشا وکلا انہیں بدعت ضلالۃ کہنے والا خود جہنمی وناری ہو جاتا ہے۔

معمولاتِ صحابہ وتابعین وتبع تابعین وآئمہ مجتہدین اور مشائخ وفقہاء وعلماء اور محدثین کی تفصیل مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب ''باادب بانصیب'' کا مطالعہ فرمائیں اور کل بدعت ضلالہ کے جوابات فقیر کی کتاب ''العصمہ عن البدعۃ اور تحقیق البدعۃ'' کو دیکھیں۔

معمولاتِ صحابہ کے نمونے

حضور نبی اکرم ﷺ کے وضو کے پانی اور غسالہ شریف اور فضلات مبارکہ کا استعمال ودیگر متبرکات کا تبرک بنانا اور بعض تبرکات اپنی قبور میں لے جانا وغیرہ وغیرہ عشق ومحبت نہیں تھا تو اور کیا تھا اور ان کا ان تبرکات کو ساتھ لے جانا کیوں؟

ایسے ہزار واقعات میں سے ایک ملاحظہ ہو:

خوشبو قبر میں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مشک تھی، وصیت فرمائی کہ یہ مشک میری قبر میں رکھنا کیونکہ یہ مشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچا ہوا خوشبو ہے۔

(رواہ المستدرک عن حمید بن عبدالرحمن)

ایسے واقعات کی تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب ''البرکات فی البرکات'' پڑھئے

میلاد شریف کے فائدے

امام ابوالشامہ امام نووی محی الدین کے اُستاد محترم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے دور کا نیا مگر بہترین اختراع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کا جشن منانے کا عمل ہے، جس سے چند فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) خوشی کی مناسبت سے صدقہ خیرات کیا جاتا ہے جس سے فقراء و مساکین کا فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) محفلوں کی زیبائش و آرائش اور اظہار مسرت کیا جاتا ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کا پتہ چلتا ہے۔

(۳) ان مبارک تقریبات سے اُمتیوں کی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبت کا پتہ چلتا ہے۔

(۴) اس طرح اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت کا شکر ادا ہوتا ہے اور اہل

محفل کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و عظمت پختہ ہوتی ہے۔

(۵) عاشق میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کفار و مشرکین جلتے بجھتے اور لیغیظ بھم الکفار کا مصداق بنتے ہیں۔

علمائے کرام کے فرمان

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس منعقد کرنے سے اللہ تعالیٰ کا عام فضل و کرم ہوتا ہے۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کو محبوب رکھتا ہوں کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میلاد شریف کے پڑھوانے پر صرف کردوں۔

سیّدنا خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو میلاد شریف میں شامل ہوے اور اس کی تعظیم کی، تحقیق وہ کامیاب ہوگیا۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے کے لئے کھانا تیار کیا، مسلمانوں کو جمع کیا اور روشنی کی، نیا لباس پہنا، خوشبو اور عطر لگایا، میلاد کی تعظیم کے لئے تو اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت انبیاء کرام کے ساتھ حشر کرے گا اور وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے میلاد کے لئے مسلمانوں کو جمع کیا اور کھانا تیار کرایا اور احسان کیا اور اس کو پڑھوانے کا سبب بنا تو اللہ تعالیٰ اس کو بروز حشر صدیقوں' شہیدوں' اور صالحین کے ساتھ اُٹھائے گا اور وہ جنّاتِ نعیم میں پہنچے گا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے تو اُس نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا' کیونکہ اُس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی میں ایسا کیا۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نمک' گیہوں یا کھانے کی ایسی ہی کسی اور چیز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھوایا تو اُس شئے میں برکت ظاہر ہوگی جو اس کو حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والی کی مغفرت کر دے گا۔

اگر پانی پر میلاد شریف پڑھوایا جائے تو جو اس پانی کو پیئے گا اُس کے قلب سے ہزار کینے اور بیماریاں نکل جائیں گی جس دن دل بھی مر جائیں گے اُس کا دل نہیں مرے گا

جس نے نقدی پر میلاد پڑھوایا اور رقم کو دوسری رقم میں ملایا تو اس میں برکت ہوگی اور نہ ہی یہ شخص محتاج ہوگا اور نہ اس کا ہاتھ خالی ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

جس گھر یا مسجد یا محلّہ میں میلاد شریف پڑھا جائے گا تو فرشتے اس پر چھا جائیں گے اور ان کے حاضرین پر دُعائے رحمت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت و خوشنودی سے نوازے گا۔ جو مسلمان اپنے گھر میں میلاد شریف پڑھوائے گا اللہ تعالیٰ اس گھر کو قحط و وبا' جلنے ڈوبنے اور آفات و بلیات اور بغض و حسد اور بد نظری اور چوری سے محفوظ رکھے گا اور جب وہ مر جائے گا تو اللہ اس پر منکر نکیر کے جواب آسان کرے گا اور وہ سچائی کی جگہ میں حضورِ الٰہی میں رہے گا۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ اکابر بزرگانِ دین کے ارشادات مبارکہ نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ جس کا میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا ارادہ نہ ہو اُس کے لئے اگر تو دُنیا بھر کی تعریفیں لکھ ڈالے تو بھی اُس کا دل محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں متحرک نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان میں رکھے جو تعظیم کرنے اور قدر پہچاننے والے ہیں۔ آمین۔ (النعمۃ الکبریٰ علی العالم ص:۸تا۱۲)

شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعہ کی رات چند من چاول پکا کر بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ پیش کرتے' لطف یہ کہ چاول کے ہر دانہ پر تین مرتبہ سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ اَحد) شریف پڑھا ہوتا تھا اور رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَیامِ مولد میں ہر روز ایک ہزار تنکہ (ایک بڑا پیمانہ) زیادہ کرتے رہتے حتیٰ کہ بارہ ربیع الاوّل شریف کی رات' بارہ ہزار تنکہ خرچ فرماتے۔ ﴿اَخبارُ الاخیار﴾

شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ ایام مولود شریف میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز کا کھانا تیار کیا کرتا تھا میلاد شریف کی خوشی کا۔ پس ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ آیا' میں نے وہی چنے لوگوں میں تقسیم کروائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور دیکھا تو وہی چنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش اور مسرور ہیں۔ (درثمین ص:۸)

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان آیت کریمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت فرماتے ہیں کہ میلاد کرنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جبکہ وہ منکرات سے خالی ہو۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ (روح البیان)

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس میں میلاد کرنے والوں کے لئے سند ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شب میلاد خوشیاں مناتے اور مال لٹاتے ہیں۔ (مدارج النبوت جلد دوم ص:۲۶)

مولود شریف کے خواص و برکات میں سے ایک یہ بھی مجرب چیز ہے' یہ اس میلاد شریف سے سال بھر امن وامان قائم رہتا ہے اور میلاد کرنے والی کی حاجتیں' مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُس شخص پر جو مولود مبارک کے مہینہ کی راتوں کو عید مانتے ہیں تاکہ جن بدبخت لوگوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اور بدعقیدگی کی بیماری ہے ان کے لئے شدت کی بیماری ہو۔

(ماثبت بالسنہ)

فائدہ:- سنا آپ نے شیخ محقق نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری ہوتی ہے تو میلاد شریف سے ان کی بیماری بڑھاؤ' اسی لئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا:

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت کیجئے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود میں حاضر تھا۔ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور معجزے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت اور بعثت سے پہلے ظاہر ہونے والے وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار' انوار رحمت سے ملے ہوئے ہیں۔

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں میلاد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اچھی آواز کے ساتھ قرآن' قصیدے' نعت شریف اور فضائل بیان کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔ (مکتوبات جلد سوم ص:۱۱۶)

فائدہ!:- امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول اس قوم کے منہ پر طمانچہ ہے جو آپ کی عبارات مکتوبات کو توڑ مروڑ کر کے غلط مفہوم بیان کیا کہ (معاذ اللہ) سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی میلاد کو بدعت لکھتے ہیں۔

ان کی ایسی بہتان تراشیوں کا حضرت پیر طریقت میاں جمیل احمد صاحب

شرق پوری مدظلہٗ نے اپنی تصنیف میں خوب قلع قمع فرمایا ہے۔

ہاں اس محفل میلاد کو آپ نے بدعت لکھا جو خلاف شرع اُمور پر مشتمل ہو' بفضل تعالیٰ ہم بھی ایسی محافل کے نہ صرف منکر بلکہ سختی سے ان اُمور کو روکتے ہیں جو محفل میلاد میں سرزد ہوں اور یہ نہ صرف میلاد شریف سے مختص ہے بلکہ ہر کار خیر کے لئے قاعدہ ہے کہ کار خیر پر وہ اُمور اضافی جو خلاف شرع ہوں روک دیئے جائیں۔ نہ یہ کہ سرے سے کار خیر کو ہی خیر باد کہا جائے۔ اسی قاعدہ پر ہمارا اور مخالفین کا اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کار خیر کو باقی رکھ کر غیر شرعی اُمور جو اس پر عارض ہوں تو انہیں ختم کیا جائے۔ مخالفین محض بہ ثبات رکے ضد کہتے ہیں' کہ سرے سے کار خیر ہی ختم کر دیا جائے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے سال بھر تک امن و عافیت رہتی ہے اور یہ مبارک عمل ہر نیک مقصد میں فوری کامیابی کا سبب بنتا ہے۔

معلوم ہوا کہ نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے میلاد شریف کرانا علماء متقدین کا پسندیدہ عمل رہا ہے۔

علامہ سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صاحب معجزات ﷺ کے ولادت طیبہ کے واقعات سننے کے لئے جمع ہونا بڑی نیکی ہے' کیونکہ یہ (محفل) نیکیوں اور درود شریف پر مشتمل ہے اور آپ پر درود و سلام کی کثرت آپ کی محبت کا سبب ہے اور

یہ آپ کے قرب کا ذریعہ ہے۔

حافظ الحدیث ابوالخیر علامہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابولہب کو جس کی مذمت میں سورۂ لہب نازل ہوئی۔ عید میلاد النبی ﷺ منانے کا جہنم میں یہ بدلہ ملا کہ اس کی انگلیوں سے پانی نکلتا ہے جس سے وہ تسکین پاتا ہے اور ہر پیر کو اس کا عذاب کم ہو جاتا کیونکہ اس نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تا۔ تو اس مسلم موحد کا کیا عالم ہوگا جو نبی کریم ﷺ کی ولادت پر خوشی مناتا ہے اور مال خرچ کرتا ہے۔

ابولہب کو فائدہ:- حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آ کر ابولہب کو خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد) پیدا ہوئے ہیں۔ ابولہب سن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کا اشارہ کر کے کہنے لگا ثویبہ جا آج سے تو آزاد ہے۔ سب مسلمان جانتے ہیں کہ ابولہب سخت کافر تھا۔ قرآن پاک میں پوری سورۃ "تب یدا ابی لھب" اُس کی مذمت میں موجود ہے مگر حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی کرنے کا جو فائدہ اس کو ہوا وہ بخاری شریف میں یوں مروی ہے:

فلما مات ابولهب اراية بعض اهله بشر حيبة قال له ماذالقيت قال ابولهب لم الق بعد كم غير انى سقيت فى هذه بعتاقتى ثويبه

(بخاری شریف جلد دوم)

ترجمہ:- جب ابولہب مرا تو اُس کے گھر والوں (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) نے اس کو خواب میں بہت برے حال میں دیکھا۔ پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا

کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی۔ ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ میں نے انگلی کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کیا۔

شارح بخاری حضرت علامہ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے زیر تحت شرح بخاری "فتح الباری" صفحہ ۱۱۸ جلد ۹ میں لکھتے ہیں:

نکر السهیلی ان العباس قال لمامات ابو لهب رائته فی منافی بعد حول فی شر حال فقال مالقت بعد کم راحته الا ان العذاب یخفف عنی فی کل یوم الاثنین و کانت ثویبة بشرت ابالهب بمولده فاعتقها۔

ترجمہ:- امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد اُسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے کوئی راحت نہیں ملی، ہاں اتنا ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اُس کو اس خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔

فائدہ:- غور فرمایئے ابولہب کافر تھا ہم مومن، وہ دشمن تھا ہم غلام، اُس نے بھتیجا سمجھ کر بطور رسم خوشی کی تھی نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے کی وجہ سے اور ہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر ولادت کی خوشی کرتے ہیں۔ جب دشمن اور کافر کو خوشی کرنے کا اتنا فائدہ پہنچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ پہنچے گا۔

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

امام الہند سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "دریں جا سند است مر اہل مولید را کہ در شب میلاد آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کنند و بذل اموال نمایند، یعنی ابولہب کہ کافر بود چوں بسرور آنحضرت و بذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزا دادہ شد تا حال مسلمان مملواست بہ محبت و سرور بذل دروے چہ باشد و لیکن باشد کہ از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ انداز غنی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشد۔

(مدارج النبوت)

ترجمہ:- اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کے لئے روشن دلیل ہے، جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ ابولہب کافر تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے۔ میلاد شریف گانے بجانے حرام کام یعنی خلاف شرع کاموں سے خالی ہو۔

علامہ جزری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ ابولہب کے اس واقعہ کو لکھ کر فرماتے ہیں:

فمال حال المسلم الموحد من امة عليه السلام الذى يسر بمولده و يذل ماهل اليه قدرته محبة ﷺ لعمرى انما يكون جزاهٗ من الله الكريم ان يتدخله بفضله العميم جنات النعيم

ترجمہ:- جب کافر ابولہب ولادت کی خوشی کرنے سے انعام پایا گیا تو اس موحد مسلمان کا کیا حال ہے جو آپ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ ﷺ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں میری جان کی قسم! اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی۔ اللہ کریم اپنے فضل عمیم سے اس کو جنات نعیم میں داخل فرمائے گا۔

امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں:

ولازال اهل السلام مخلفون' سمر مولوده عليه الصلوة والسلام يعلمون الولائم و يسدقون فى لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور و يزيدون فى المبرات ى يتسون بقراهٗ مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاة كل فضل عميم و مما جرب من خواصه انه امان فى ذلك العام و بشرى عاجله بنيل البغيه والمرام فرحم الله امرا اتخذ ليالى ثمر مولوده المبارك اعيازا ليكون اشد عدسه على من فى قلبه مرض۔

ترجمہ:- اہل اسلام رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے مہینہ میں ہمیشہ محفلیں کرتے ہیں اور اہتمام کرتے ہیں اور کھانے کھلاتے اور انواع صدقات' ولادت

کی راتوں میں صدقہ کرتے ہیں اور اظہار سرور کرتے ہیں اور مبرات کی زیادتی کرتے ہیں اور آپ کے مولد کریم کے قصہ کے پڑھنے میں توجہ کرتے ہیں اور ان مسلمانوں پر آپ کے اس مولد شریف کے برکات سے ہر ایک فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کے مولد شریف کے خواص سے جو چیزیں آزمائی گئی ہیں اُن میں سے یہ ہے کہ جس سال مولد شریف پڑھا جاتا ہے تو وہ مولد مسلمانوں کے لئے آفاتِ زمانی سے اَمان ہوتا ہے اور مطلوب اور دلی خواہشات پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس مرد پر رحم کرے جس نے آنحضرت ﷺ کی ولادت کے مبارک مہینہ کی راتوں کو عیدین اختیار کیا ہے تاکہ اُس کا یہ اختیار کرنا اُن لوگوں پر سخت تر بیماری ہو جن کے دلوں میں سخت مرض ہے اور عاجز کرنے والی لادوا بیماری آپ کے مولد شریف کے سبب ہے۔

فائدہ!:- امام قسطلانی کی عبارت سے ثابت ہوا کہ ماہِ ربیع الاوّل میں میلاد کی محفلوں کو منعقد کرنے' ذکر میلاد کرنا کھانے پکا کر دعوتیں کرنا' قسم قسم کے صدقہ و خیرات کرنا' خوشی و مسرت کا اظہار کرنا' نیک کاموں میں زیادتی کرنا' ہمیشہ سے اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے اور ان اُمور کی بدولت ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم اور اس کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ محفل میلاد کی برکتوں سے سارا سال امن و امان سے گزرتا ہے اور دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں اور ماہِ میلاد کی راتوں کو عید منانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور ربیع الاوّل شریف کی یہ خوشیاں اور عیدیں ان لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہیں جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول ﷺ کی بیماری ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں امام قسطلانی پر جنہوں نے بلاشبہ حق اور سچ

فرمایا۔ باقی فوائد وفضائل فقیر کے رسالہ ''المیلاد'' میں ہیں۔

اس سے حسب ذیل اُمور ثابت ہوئے:

(۱) (میلاد شریف' ربیع الاوّل) میں انعقاد محفل میلاد اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے۔

(۲) کھانا پکانے کا اہتمام انواع واقسام کے خیرات وصدقات ماہ میلاد کی راتوں میں اہل اسلام ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔

(۳) ماہ ربیع الاوّل میں خوشی ومسرت کا اظہار شعار مسلمین ہے۔

(۴) ماہ میلاد کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنا' مسلمانوں کا طریقہ چلا آرہا ہے۔

(۵) ماہ ربیع الاوّل میں میلاد شریف پڑھنا اور قرأت میلاد پاک کا اہتمام خاص کرنا مسلمان کا محبوب طرز عمل رہا ہے۔

(۶) میلاد کی برکتوں سے میلاد کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہمیشہ سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہے۔

(۷) محفل میلاد کے خواص سے یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال میں محافل میلاد منعقد کی جائیں تو وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے۔

(۸) انعقاد محفل میلاد مقصود ومطلب پانے کے لئے جلد آنے والی خوشخبری ہے۔

(۹) میلاد مبارک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

(۱۰) ربیع الاوّل شریف میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہِ میلاد کی

ہر رات کو عید منانا ان لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوتِ رسول ﷺ کی بیماری ہے۔

موازنہ شب میلاد اور شب قدر

شب میلاد شب قدر سے افضل ہے' چنانچہ محدثین وفقہاء کرام رحمہم اللہ مثلاً شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ماثبت بالسنہ'' میں اور امام زرقانی نے ''شرح مواہب'' میں اور مولوی عبدالحی لکھنوی نے ''فتاویٰ'' میں تصریح کی اور ''اثبات المولد والقیام'' میں حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بے شک شب میلاد' شب قدر سے افضل ہے اس لئے کہ شب قدر حضور اکرم ﷺ کو عطا کی گئی جب کہ شب میلاد خود آپ ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور ظاہر ہے جس رات کو ذات اقدس ﷺ سے شرف ملا اس رات سے ضرور افضل ہوگی جو کہ آپ ﷺ کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں ہے۔ لہٰذا شب میلاد' شب قدر سے افضل ہوئی۔ نیز لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے شرف یاب ہوئی۔ نیز شب قدر میں حضور ﷺ کی اُمت پر فضل و احسان ہے اور شب میلاد میں تمام موجوداتِ عالم پر فضل واحسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو رحمۃ اللعالمین بنایا ہے تو آپ ﷺ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آسمان وزمین کی ساری مخلوق پر عام ہوگئیں۔ لہٰذا شب میلاد افضل ہے'

حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

جس گھر میں ذکر مولد خیر البشر ﷺ ہو
عالی زیادہ قصر فلک سے وہ گھر ہوا

خانہ کعبہ کا اظہارِ عقیدت

حضرت عبدالمطلب سے منقول ہے' انہوں نے کہا کہ مَیں شب ولادت میں کعبہ کے پاس تھا' جب آدھی رات ہوئی تو میں نے دکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف جھکا اور سجدہ کو گرا اور کہا: ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ' مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی'' تحقیق اب میرے رب نے مجھے بتوں کی نجاستوں سے بچا لیا اور مشرکوں کو پلیدوں سے پاک فرمایا۔'' ﴿مدارج النبوت' ج:۲' ص:۱۷۰﴾

فائدہ!۔ کعبہ ان چنے ہوئے پتھروں کا نام نہیں ہے بلکہ کعبہ ایک حقیقت مخفیہ کا نام ہے' جس میں ایسا شعور اور بھرپور علوم ہیں کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پتھروں والا کعبہ اگر اولیاء کرام کی زیارت کے لئے چلا جائے یا مٹا دیا جائے (معاذ اللہ) تب بھی ہماری نماز کی قبلہ گاہ وہی حقیقت ہے جو رسول اکرم ﷺ کو اسی ظاہری نشان کے ساتھ سلام عرض کر رہی تھی۔

ابلیس کی پریشانی

حافظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ خصائص کبریٰ جلد:۱' صفحہ ۵۱ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو ہماری زمین نور سے چمک گئی اور ابلیس بولا' آج رات ایک بچہ پیدا ہوا ہے' اب ہمارا کام مشکل ہو گیا' حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ابلیس غمگین و پریشان آواز کے ساتھ رویا اور جب ارادہ بد کے ساتھ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے قریب ہونا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کو ایسی ٹھوکر لگائی وہ عدن میں جا گرا۔

﴿سیرہ' جلد۱' صفحہ ۶۵﴾

بیان عربی

ایک عربی صاحب اپنا آنکھوں دیکھا حال بتاتے ہیں کہ سال ربیع الاول شریف ۱۳۸۷ھ کی بارہویں شب کو مدینہ منورہ میں وہاں کے ایک محترم عالم و بزرگ کے دولت خانہ پر محفل میلاد کی تقریب سعید تھی' جس میں مَیں بھی مدعو تھا۔ ذکر رسول ﷺ کی روح پرور ایمان افروز لذتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے پانچ سو سے زائد ساکنانِ دیارِ حبیب ﷺ شریک محفل تھے' جن میں دو وزیر بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک کے متعلق مشہور تھا کہ یہ ماشاء اللہ سنی صحیح العقیدہ ہیں اور دوسرے کی بابت سنا گیا تھا کہ یہ نجدی ہے اور اُن کی شرکت دوسرے وزیر صاحب کی وساطت سے ہوئی ہے' ورنہ وہ خود ایسی نورانی مجالس میں شرکت کو جائز نہیں سمجھتے۔

نعت خوانی

ابتداء میں بارگاہِ اقدس سید عالم ﷺ میں عاشقانِ سرکار رسالت ﷺ نے عربی کے منتخب اور بہت ہی پاکیزہ قصیدے انتہائی خوش اعتقادی اور حد درجہ کی خوش الحانی سے پیش کیے' بعد ازاں اُردو میں خوب دھوم دھام اور ادب کے ساتھ نعتیں عرض کی گئیں' ہر طرف انوار و تجلیات کی چھم چھم بارشیں برسنے لگیں' ہر شخص کا چہرہ خوشی سے کھلا جا رہا تھا' آنکھوں سے کچھ وقفے کے بعد فرحت و سرور کے آنسو بھی ٹپکتے دکھائی دیتے تھے' مجلس میلاد کا احترام ہر شخص کے ظاہر و باطن پر چھایا ہوا تھا' سب کے سب قصائد نعتیہ بصد ادب و احترام اور بکمال تعظیم و توقیر سن کر محظوظ ہو رہے تھے' کیونکہ سب کا یہ اعتقاد تھا کہ

جہاں ذکر میلاد خیر البشر ﷺ ہو = خدا کی قسم وہ مکاں محترم ہے
شہ دین کا ہر تذکرہ ہے گرامی = شہ دین کی ہر داستاں محترم ہے
ترا ذاکر بھی جان و دل سے ہے پیارا = تری یاد بھی جانِ جاں محترم

البتہ نجدی وزیر کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ اور طنزیہ مسکراہٹ سے پتہ چلتا تھا کہ اُسے یہاں بیٹھنا ناگوار معلوم ہو رہا ہے اور یہاں کا مقدس منظر ناپسند نظر آتا ہے۔

زاغ چوں فارغ ز بوئے گل بود ..... نفرتش از صحبت بلبل بود

کئی گھنٹوں کے بعد میر مجلس نے "میلاد برزنجی کے وہ جملے جو ولادت باسعادت کے متعلق ہیں" پڑھے تو سب حاضرین مع دونوں وزیروں کے کھڑے ہو گئے اور حضورِ اَقدس سید عالم ﷺ کی خدمت اَقدس میں بحالت قیام' بکمال خشوع و خضوع' صلوٰۃ وسلام عرض کرنے لگے' پھر دُعا مانگی گئی اور شرکاءِ مجلس اَطہر میر مجلس سے اجازت لے کر اَپنے اَپنے گھروں کو جانے لگے ابھی کچھ لوگ صاحب خانہ سے کچھ ضروری عرض معروض کرنے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے۔

صاحب حال کی آمد

اچانک ایک درویش صفت بزرگ تشریف لائے' اُن کے ہاتھ میں تازہ جلیبیوں کا تھال تھا۔ فرمانے لگے جو شخص میری جلیبی کھائے گا' وہ خوش نصیب ہو جائے گا۔ اُسے خواب میں حضورِ اَقدس سیّد عالم ﷺ کی زیارت سراپا سعادت نصیب ہوگی۔ اِن اَلفاظ میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ ہر شخص جھوم گیا اور آنکھوں میں مسرت کے آنسو بھر آئے۔ اور یقین کر لیا گیا کہ یہ جو کچھ فرما رہے ہیں بالکل سچ ہے۔ اَلبتہ نجدی وزیر نے یقین نہ کیا' بلکہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

تقسیم تبرک

صاحب خانہ نے مجھے یعنی (راوی) کو حکم دیا کہ صوفی صاحب یہ جلیبیاں تقسیم کر دیجئے۔ تو مَیں نے آدمی گنے تو وہ چالیس تھے' پھر جب جلیبیاں گنیں تو وہ بھی چالیس ہی تھیں' سب سے پہلے میر مجلس کی خدمت میں ایک جلیبی پیش کی' نجدی وزیر چونکہ آپ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور تقسیم دائیں طرف سے کرنا تھا' اس لیے وزیر موصوف کی باری سب سے بعد آئی' اُس وقت دو جلیبیاں بچیں تھی' ایک وزیر کے حصہ کی اور دوسری میرے حصہ کی لیکن میں نے دونوں وزیر کو دے دیں اور دل میں عرض کی اِلٰہ العالمین یہ شکل وصورت کے لحاظ سے کتنا حسین ہے' اگر محفل میں شرکت کی برکت سے اِس کے عقائد دُرست ہو جائیں اور دوزخ میں جانے سے بچ جائے اور تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے نوازا جائے تو تیری قدرتِ کاملہ کے آگے کچھ بھی دشوار نہیں۔

جلیبیوں کا شیرہ اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو تھال میں گرے ہوئے تھے' وہ میرے لیے کافی وافی تھے' بلکہ تبرک خاص کی حیثیت رکھتے تھے' مین نے انہیں خوب مزے لے لے کر کھایا اور تھال کو اس طرح صاف کیا کہ بغیر پانی کے دُھل گیا۔ قدرت خدا کی' اُس درویش صفت بزرگ کی لائی ہوئی جلیبیاں کچھ اِس قدر متبرک تھیں کہ میں جوں جوں کھاتا دِل میں اِس بات کا یقین مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا کہ آج سب کو سرکارِ دوعالم' نورِ مجسم ﷺ کی زیارت ہوگی۔ آدھی رات گزر چکی تھی' لوگ اَپنے اَپنے گھروں کو جا رہے تھے' میں نے بھی اجازت لی اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ آج مدینہ منورہ کے در و دیوار کا حسن بڑھا

ہوا نظر آ رہا تھا' ہر طرف رحمت و بخشش کے انوار برستے دکھائی دے رہے تھے.....

مدینہ کی دلکش فضا دیدنی ہے = چمن ساز موجِ ہوا دیدنی ہے
بہر سمت نورِ خدا دیدنی ہے = رخِ مصطفیٰ ﷺ کی ضیاء دیدنی ہے

غسل زیارت

گھر جا کر غسل کیا' عید کے موقع پر جو لباس پہنا کرتا تھا' پہنا اور مدینہ منورہ کے مقدس بازار سے خریدا ہوا بیش قیمت عطر لگایا' پھر درود شریف پڑھتے پڑھتے بستر پر لیٹ گیا' درآنحالیکہ زبانِ حال مترنم تھی کہ

اے خلد مکین قوسین نشین اک بار تو ایسا ہو جائے
تم عرش سے دل میں آ جاؤ' دل عرشِ معلیٰ ہو جائے

میں (واقعہ کا راوی) بفضلہٖ تعالیٰ و بفضل حبیب الاعلیٰ سترہ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں' لیکن آج جیسی خوشی و فرحت کبھی نصیب نہیں ہوئی' اس لیے بار بار کروٹیں بدلتا ہوں' لیکن نیند نہیں آتی۔ اب عربی وقت کے مطابق ساڑھے سات بج چکے ہیں اور صبح کی اذان ۹ بجے ہوا کرتی ہے۔ رات صرف ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے' یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اگر نیند نہ آئی تو زیارت کس طرح کر سکوں گا' کہ اچانک آنکھیں بوجھل ہو گئیں اور گہری نیند سو گیا۔ خواب میں گھر سے نکل کر سیدھا مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو جاتا ہوں' ریاض الجنت شریف میں پہنچ کر کیا دیکھا کہ تم بیٹھے ہوئے ہو' (یہ خطاب الفقیر محمد احسان الحق سے فرمایا) اور تمہارے ساتھ مولانا زاہد علی شاہ صاحب اور ان کے ساتھ مراد آباد کے ایک اور عالم دین بیٹھے ہوئے ہیں' جو آج سے چار سال پیشتر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے'

ان کا نام معلوم نہیں صرف شکل ذہن میں محفوظ ہے' علاوہ ازیں ریاض الجنت میں اور بھی بہت سے علماء ہیں' جنہیں میں نہیں جانتا' سب کے سب حضورِ اقدس' سیّد عالم' نورِ مجسم ﷺ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔

ساعت سعید آ گئی

یک دم دروازہ کھلنے کی آواز آئی' سب کی نگاہیں دروازہ کی طرف اٹھیں اور اسی دم ہر شخص تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ دروازہ پر نبی رحمت' شفیع اُمت' امام المرسلین' حبیب ربّ العالمین' حضرت محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز تھے' چہرۂ انور کے نور اور جسم اقدس کی نکہت سے ساری فضاء منور و معطر ہو چکی تھی۔ آپ کے حسین لبوں پر مسکراہٹ تھی اور خوش ہو ہو کر اپنے نیاز مند اُمتیوں کو نظرِ رحمت سے نواز رہے تھے

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند = اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتے درود = پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا = اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

آنحضرت فداہ ابی و امی ﷺ خاموشی کے ساتھ سب حاضرین کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے' میں دل میں کہہ رہا تھا کہ ہمارا مذہب کتنا سچا ہے کہ ہمارے مذہب کے علماء کرام کی طرف حضورِ اقدس' سیّد عالم ﷺ بڑی محبت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔

اس خوشی میں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اُدھر مؤذن نے فجر کی اذان کہی' آواز سنتے ہی جاگ پڑا' وہ آنسو تا ہنوز آنکھوں میں موجود تھے' فوراً وضو کیا اور شکرانہ

کے نفل ادا کیے۔ حضورِ اَقدس سیّد عالم ﷺ کے لذتِ دیدار نے کچھ ایسا مغلوب الحال کر دیا تھا کہ یہ بھی یاد نہ رہا کہ نمازِ نفل کا وقت سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد سے شروع ہوتا ہے۔

بیت المیلاد میں حاضری

نمازِ فجر سے فارغ ہو کر بیت المیلاد (جہاں میلاد شریف ہوا تھا) خواب سنانے کے لیے حاضر ہوا' دِل میں کہہ رہا تھا کہ جتنا واضح خواب میں نے دیکھا ہے' اِس طرح کا کسی نے بھی نہ دیکھا ہوگا' لیکن وہاں جا کر پتہ چلا کہ میرا یہ خیال غلط ہے اور آقائے دو عالم ﷺ کی رحمت سب کو شامل اور سب کے لیے عام ہے

اَچھے اُن کے ہیں تو اے کیف بُرے کس کے ہیں
اَپنی اُمت ہے محمد ﷺ کو پیاری ساری

رات والے چالیس حضرات میں سے کچھ مجھ سے پہلے آ چکے تھے' کچھ بعد میں آئے' سب کے سب حضورِ اَقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے اور اَپنے اَپنے نورانی خواب باری باری سنا رہے تھے۔ بعض نے کہا: آج رات رحمت عالم' سید دو عالم ﷺ نے مجھے سینۂ اَقدس سے لگایا (سبحان اللہ)' بعض نے کہا آپ ﷺ نے اَپنا پس خوردہ شریف مرحمت فرمایا' بعض نے فرمایا: میں نے حضور ﷺ کے دستہائے اَقدس کو چوما' بعض نے سنایا کے مجھے قدمہائے اَنور کے چومنے کی اجازت بخشی گئی۔

دو کھجوریں

اِتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے اُنہوں نے حمد وصلوٰۃ کے بعد دو

کھجوریں دکھائی اور فرمایا: یہ وہ مبارک اور مقدس کھجوریں ہیں جو حضورِ اَقدس سید عالم ﷺ نے آج رات خواب میں اَپنے دست اَقدس کے ساتھ مجھے عطا فرمائیں۔ یہ سنتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے گونج گئی۔ حاضرین درُود و سلام کا نذرانہ بارگاہِ اَقدس میں عرض کرنے میں مصروف ہو گئے۔

درُودیں صورت ہالہ محیط ماہِ طیبہ ہیں
برستا اُمت عاصی پہ اَب رحمت کا پانی ہے

وزیر کا بیان

اِتنے میں نجدی وزیر بھی آ گیا' اُس کا رات والا سارا تکبر ختم ہو چکا تھا' یہ رات کو اکڑ کر تماشائیوں کی طرح بیٹھا ہوا تھا' لیکن اَب گردن جھکا کر عاجزوں' مسکینوں کی طرح بیٹھا ہوا ہے' چاہتا ہے کہ رات کی روئیداد یہ بھی سنائے مگر صاحب خانہ اُس کی طرف توجہ نہیں فرماتے اور اُسے ہاتھ کے اِشارہ سے بار بار چپ رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب سب حضرات نے باری باری' اَپنا اَپنا خواب سنایا' اُس وقت حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور وہ تعداد میں مع سا معین کے دو سو تک پہنچ چکے تھے۔

اب وزیر موصوف اِنتہائی عاجزی' اِنکساری کے ساتھ آگے بڑھا اور روتے روتے اَپنا خواب سنانے لگا کہ آج رات میں نے ایک قدسی جماعت کو اَپنی طرف آتے ہوئے دیکھا' میرے اور اُس جماعت کے درمیان دو فرلانگ کا فاصلہ تھا اور ایک بزرگ سرِ اَقدس پر عمامہ باندھے ہوئے تھے' اُن کا صرف عمامہ مجھے نظر آ رہا تھا' اِتنے میں کسی شخص نے بتایا کہ یہ پگڑی والے بزرگ پیغمبرِ اسلام'

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ میں بڑی فرحت محسوس کرنے لگا۔ لیکن اچانک ایک بدبخت و بدنصیب بولا کہ وزیر صاحب! یہ کوئی شیطانی وسوسہ ہے' اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ سنتے ہی میں آگ بگولا ہو کر اُس بدبخت سے لڑنے لگا' میں نے کہا یہ شیطانی وسوسہ نہیں بلکہ تو شیطان ہے۔ میں آج تجھے قتل کر دوں گا' چنانچہ میں نے اُسے پکڑ کر اُٹھایا اور اِتنے زور سے زمین پر پھینکا کہ میرے جسم سے پسینہ نکل آیا۔ بعدہٗ میں نے اُس کو قتل کر کے چیر ڈالا۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس شیطان کے دونوں ٹکڑے جڑ گئے' اور وہ ہنستا ہوا بھاگ گیا۔

میں خواب میں اُسے دیکھ ہی رہا تھا کہ دوسرے صاحب بولے وزیر صاحب! جس قدسی جماعت میں حضورِ اَقدس' سید عالم ﷺ رونق اَفروز تھے' اُس جماعت کا رُخ اِدھر سے ہٹ گیا ہے اور وہ دوسری سمت کو جا رہے ہیں۔ میں نے پھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو حضورِ اَقدس ﷺ کے عمامہ شریف کا صرف حصہ نظر آیا اور آہستہ آہستہ وہ جماعت میری آنکھوں سے دور چلی گئی.....

اے عمامہ دور گردش دور کر ..... گرد پھر پھر کر ہوں قربان اَلغیاث
نیچے نیچے دامنوں والی عبا ..... خوار ہے خاکِ غریباں الغیاث
اَلمدد اے زلف سرور اَلمدد ..... ہو بلاؤں میں پریشان الغیاث
دِل کی اُلجھن دور کر گیسوئے پاک ..... اے کرم کے سنبلستان الغیاث

یہ خواب سنا کر وزیر موصوف زور زور سے رونے لگا اور رو رو کر کہنے لگا: لِلّٰہ میرے لیے دُعا کیجئے کہ میری بدقسمتی خوش قسمتی سے بدل جائے' اگر میں خوش قسمت ہوتا تو آپ لوگوں کی طرح حضورِ اَقدس ﷺ کا چہرۂ اَنور کی میں بھی زیارت کر لیتا اور درمیان میں شیطان حائل نہ ہوتا۔

﴿نورانی حقائق از مولانا ابوداؤد مدظلہ صفحہ: ۱۹۶ تا ۲۰۶﴾

فائدہ! - ایسے واقعات ایک دو نہیں حد و اِحصائے باہر نہیں لیکن محروم القسمت کا کیا علاج اگر نہیں مانتا نہ مانے ہم تو بفضلہٖ تعالیٰ نہ صرف خواب میں زیارتِ رسول ﷺ کے قائل ہیں بلکہ بیداری میں بھی زیارت حبیب خدا ﷺ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور بے شمار محبوبانِ خدا اس دولت زیارت سے سرشار ہوئے۔ لیکن اس کے بھی منکرین دُنیا میں پیدا ہوئے تھے انہیں اہلِ ظواہر کہا جاتا۔ دورِ حاضرہ میں ان کا سمع نجدی وہابی کر رہے ہیں۔ ان کے چند ایک اعتراضات سنئے:

اعتراض

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض اہلِ ظواہر نے عالم بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت کا انکار کیا ہے' ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہماری آنکھیں فانی دنیا کی ہیں اور آپ ﷺ عالم بقاء میں ہیں' فنا کی آنکھ بقاء کو کیسے دیکھ سکتی ہے۔

﴿جواب﴾ نمبر۱: خود فرماتے ہیں سید ابو محمد بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس کا حل یوں فرمایا کہ فانی کا باقی کو دیکھنا ممکنات سے ہے کیونکہ بندہ بعد از وفات اپنے اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا اور وہ باقی ہے اور بندہ فانی۔

﴿جواب﴾ نمبر۲: خود حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا تو نے کس کو دیکھا تھا میں نے عرض کی حضرت آپ کو ہی دیکھا تھا آپ نے فرمایا:

یَافُلَانُ الرَّجُلُ الْکَبِیْرُ یَملا الْکَوْنُ لَوْ دُعِیَ الْقُطْبُ مِنْ حَجَرٍ لَا جَابَ

ترجمہ:۔ ''اے بھائی ولی کامل کون ومکان کو بفضلہٖ تعالیٰ بھر دیتا ہے اگر قطب کو کہیں بھی دکھ میں پکارا جائے تو وہ ضرور جواب دے گا''۔

اندازہ لگائیے جب قطب کا یہ مقام ہے تو پھر سید المرسلین ﷺ کا کیا کہنا پہلے گزر چکا تھا۔ حضرت شیخ ابو العباس طنجی نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آسمان وزمین عرش وکرسی حضور سرورِ عالم ﷺ کے انوار وتجلیات سے پُر ہیں۔

محفل میلاد پر نور کی بارش

ضلع مظفر گڑھ میں سنانواں کے قریب ڈوگر کلاسرہ کے رئیس الحاج ملک حامد یار کھر پروانہء رسالت ہیں۔ ہر سال ۷...۸...۹ ربیع الاوّل میلاد شریف کا اہتمام پورے تزک واحتشام سے کرتے ہیں اور آقائے نامدار کی عید ولادت کما حقہ مناتے ہیں۔ اِس سال اُنہوں نے پروگرام میں دو دن کا اَضافہ کر دیا۔ جس کے مطابق آخری مجلس جمعرات ۳۰ جون کی تھی' بیت المیلاد مسجد سے ملحقہ ہے اور یہ کمرہ ملک صاحب نے نہایت خوبصورتی سے بنوایا' جمعرات ۳۰ جون نمازِ مغرب کے بعد نمازی مسجد میں باقی تھے' بجلی کا جنریٹر ابھی نہ چلایا گیا تھا' اِس لیے کمرہ بیت المیلاد کے نگران لڑکے نے روشنی جلانے کے لئے کمرے کا تالا کھولنا چاہا مگر تالا نہ کھلا اور چابی پھنس کر ٹیڑھی ہوگئی' کوئی اور تدبیر کرنے کے لیے لڑکا دروازے سے ہٹ کر ابھی کوئی بیس گز فاصلے پر پہنچا تھا کہ نمائندہ نے اُس کمرے کی کھڑکی سے ایک شعاعِ نور نکلتی دیکھی جو فوراً ایک نورانی چادر کی صورت میں در ودیوار پر

چھا گئی۔ اُس نمازی نے بے اختیار ''معجزہ معجزہ'' کا آواز ہ کیا' لڑکے نے مُڑ کر دیکھا تو جو دروازہ اُس سے نہ کھل سکا تھا' وہاں تقریباً دس بارہ فٹ چوڑا نور محیط تھا۔ چنانچہ اُس نے فوراً ملک صاحب کے دربان کو اِطلاع دی اور اُس نے ایک نظر اُس نور پر ڈال کر بلند آواز سے اَندر اِطلاع کی کہ جلد آیئے۔ معجزہ ظہور میں آچکا' لمحہ بھر قبل ملک صاحب گھر کے صحن میں بیٹھے کھانا تقسیم ہونے کی نگرانی کرتے ہوئے ایک شعاعِ نور اَپنے مکان اور پھر بیت المیلاد کی جانب ہوتے دیکھ چکے تھے۔ اِس اِطلاع کے ساتھ ہی وہ فوراً باہر بھاگے آئے اور ایک عجیب نورانی سماں اُن کے سامنے تھا۔ خیال تھا کہ معجزہ لمحہ بھر کے لیے ہوگا۔ چنانچہ مستورات بھی تڑپ اُٹھیں اور اُنہوں نے نوکرانی باہر بھیج کر ملک صاحب سے باہر آنے کی اِجازت طلب کی۔ اُس وقت ملک صاحب ظہورِ معجزہ سے مسحور تھے' اُنہوں نے مستورات کو فوراً مقامِ معجزہ پر پہنچنے کی اِجازت دی اور خادمائیں بھی گرم لوح پر روٹیاں چھوڑ کر عجلت سے نکل آئیں۔

اِس طرح معجزے کا آواز پھیلتا چلا گیا اور دور ونزدیک کے لوگ جمع ہونے شروع ہوئے۔ مگر یہ معجزہ دو گھڑی کا یا چند اَفراد تک محدود نہ تھا' سماں دو اڑھائی بجے رات تک قائم رہا' یعنی تقریباً چھ سات گھنٹے تک۔ اِس دوران بجلی کا جنریٹر بھی مستری نے چلا دیا مگر یہ مشینی بجلی کچھ وقفہ کے بعد پانچ سات منٹ کے لیے فیل ہو جاتی۔ اِس کے باوجود بھی معجزے کی نورانی چادر روشن رہی۔

ہر طبقہ وعقیدہ کے بعض حاضرین سے معجزے کی جو تفاصیل سامنے آتی ہیں۔ انتہائی حیرت ناک صحیح اور اِیمان اَفروز ہیں۔ مشاہدین نے راقم الحروف کو بتایا کہ ظہورِ معجزہ کے وقت کسی قسم کی روشنی نہ تھی مگر وقوعِ نور کی صورت یہ تھی کہ ایک

تہائی حصہ شمالی ونڈو سے شمول داخلی دروازہ و دیوار نورانی روشنی در و دیوار پر اس طرح محیط تھی کہ کمرے کے اندرونی حصہ اور صحن کے درمیان کچھ حائل نہ تھا۔ اُس فضائے نورانی میں ایک واضح شبیہ پنگھوڑے کی معلق و حرکت میں تھی، جس میں نورانی خوبصورت پھولوں سے مستور تشریف فرما تھیں۔ اُس کے ساتھ ہی ایک پرچم جس پر چاند تارا تھا اور دو تلواریں بصورت قطع باہم واضح اور حقیقی طور پر نمایاں تھیں۔ پنگھوڑا اُس پردہ نور پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک آویزاں جھولتا رہا۔ اسی طرح پرچم بھی دونوں سروں کے درمیان پھرا رہا تا رواں رہا۔ کیفیت نور رنگ بدلتی رہی، کبھی زرد، کبھی بنفشی رنگ ہوتا رہا۔ جب بجلی کا جنریٹر خود بخود بند ہوتا تو بھی نظارا اور الفاظ گرامی پوری طرح روشن رہتے۔ اس دوران ایسا محسوس ہوتا رہا کہ در و دیوار حائل ہی نہیں اور سامنے کھلی فضا ہے۔ دروازہ اور کھڑکیوں پر رنگین اور سفید بیل دار شیشے ہیں، جن سے عام حالات میں نگاہ نہیں گزر سکتی۔ اسی عالم میں جب کہ حاضرین مسحور اور نظارہ ایمان افروز سے مخمور تھے۔ ملک صاحب کی چھوٹی بچی نے شمالی ونڈو سے پار دیکھا تو اُسے کچھ اور نظر آیا، اُس نے آکر باپ کا ہاتھ پکڑا۔ ابا ادھر آؤ! اندر بیچ پر کیا ہے؟ اندر ایک عمان چھپر کھٹ اُس موقع پر پھولوں سے آراستہ رہتی ہے، چنانچہ ملک صاحب نے آگے بڑھ کر دیکھا تو چھپر کھٹ پر سبز دیبا بصورتِ نور آراستہ تھا۔ جس پر طلائی لائنیں اور کلمہ پاک "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" تحریر تھا۔ جب سردار عروج پر پہنچے تو حاضرین نے جن میں رات کو مجلس پڑھنے والے علماء اور مولود خواں اور ہر طبقہ خیال کے مرد و عورتیں شامل تھے۔ سلام خیر الانام ﷺ شروع کیا۔ جس پر پنگھوڑا اور پرچم درمیانی دروازہ پر آکر قائم ہو گئے اور اختتام سلام

تک قائم رہے۔

پرندوں کی شرکت

شاہدین نے بتایا کہ میلاد سے دو روز قبل خوب بارش ہوئی اور شجر و حجر دُھل گئے۔ ابتدائے میلاد سے ایک کبوتر اور ایک مینا (جنگلی پرندے) کمرے میں آموجود ہوئے اور آخر وقت تک پانچ روز کے لئے پانتی کے پائے کے ساتھ بیٹھے رہے، نہ کسی نے اُنہیں دانہ پانی کے لئے باہر جاتے دیکھا اور نہ اُنہوں نے بیٹ کی، البتہ مولود خوانی کے وقت پرندے بیچ (چھپر کھٹ) کی طرف منہ کر کے اوپر روشندان میں جا بیٹھتے اور جھومتے رہتے، یہ پرندے ہجوم دائرہ کثیر سے نہ گھبرائے اور اختتام میلاد پر کہیں چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند میل دور مشرق میں بعض افراد نے اُسی وقت، اُس مقام سے ایک نور جانب آسمان منسلک دیکھا اور اُسے عام روشنی سمجھا۔

﴿پندرہ روزہ الحیات، مظفر گڑھ ۵ جولائی ۱۹۶۶ء بحوالہ نورانی حقائق: ۱۵۵﴾

- مبارک ہو کہ ختم المرسلین ﷺ تشریف لے آئے
- جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ تشریف لے آئے

فائدہ!۔ ایسے واقعات بعید از قیاس نہیں اس لیے کہ نہ صرف انسان بلکہ حیوانات بھی حضور سرورِ عالم ﷺ کی غلامی پر فخر کرتے ہیں۔ خود آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوائے سرکش انسان و جن باقی ہر شئے مجھے پہچانتی ہے۔ (شفاء شریف)

محفل میلاد کی برکت سے ایمان نصیب ہو گیا

عبدالواحد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ ایک شخص مصر میں مولود النبی ﷺ

کیا کرتا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک شخص یہودی تھا۔ اس کی زوجہ نے کہا ہمارے پڑوسی مسلمان کی کیا حالت ہے جو اس مہینہ میں بہت مال خرچ کرتا ہے اس کے خاوند نے کہا کہ اس کے نبی اس ماہ میں پیدا ہوئے ہیں پس وہ اس کی خوشی میں اور ان کی اور ان کے مولد کی تکریم کے واسطے یہ کرتا ہے۔ اس نے کہا مسلمانوں میں کیا اچھا طریقہ ہے۔

پھر وہ سو گئی تو خواب میں ایک خوبصورت شخص کو دیکھا جن پر ہیبت و نور ہے اور ان کے پڑوسی مسلمان کے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے گرد اُن کے اصحاب کی ایک جماعت ہے جو آپ ﷺ کی تکریم و تعظیم کرتے ہیں۔ اس نے ایک شخص سے کہا کہ یہ کون ہے؟ کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو اس گھر میں داخل ہوئے ہیں تا کہ اس کے رہنے والوں پر سلام کریں' ان کو زیارت کرائیں اس لئے کہ آپ کی خوشی کرتے ہیں۔ اس نے کہا اگر میں ان سے کلام کروں تو مجھ سے کلام کریں گے ؟ کہا ہاں پس اس نے آپ ﷺ کے پاس آ کر کہا' یا محمد ﷺ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا لبیک (میں حاضر ہوں) کہا آپ مجھ جیسی کو تلبیہ سے جواب دیتے ہیں۔ حالانکہ میں آپ ﷺ کے غیر دین پر اور آپ ﷺ کے دشمنوں سے ہوں۔

فرمایا تم اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا نبی مبعوث کیا میں نے تیری آواز پر جواب نہ دیا یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ اللہ نے تجھ کو ہدایت کر دی ہے (علم غیب)۔ اس نے کہا: تحقیق آپ ﷺ نبی کریم ہیں اور آپ ﷺ خلق عظیم پر ہیں۔ ہلاک ہوا جس نے آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت کی اور ذلیل ہوا جس نے آپ ﷺ کی قدر نہ پہچانی۔ اپنے ہاتھ پھیلائیے کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ سوائے اللہ کے معبود نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے دل

میں کہا جب صبح ہوگی تو تمام وہ چیز جو میرے ملک ہیں تصدق کر دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ کا مولود کروں گی۔ اپنے اسلام کی خوشی میں اس خواب کے شکر میں جو سوتے میں دیکھی ہے۔ جب صبح ہوئی تو اپنے خاوند کو دیکھا اس نے کھانا تیار کیا ہے اور بڑی مصروفیت میں ہے۔ پس تعجب کیا اور کہا میں تجھ کو نیک ہمت دیکھتی ہوں' کہا اس سبب سے کہ کل رات تو ان کے ہاتھوں پر اسلام لائی ہے۔ عورت نے کہا تجھ سے یہ راز پنہاں کس نے کھول دیا اور تجھے اس پر کس نے مطلع کر دیا؟

کہا میں وہ ہوں کہ تیرے بعد ان کے ہاتھوں پر اسلام لایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کا شرف اور کرامت زیادہ کرے جس طرح آپ ﷺ نے ہمیں اللہ کو پہنچوایا اور اس کی طرف بلایا۔ پس وہ قیامت میں ہمارے شفیع ہوں گے۔ ﷺ

(تذکرہ الواعظین ص۲۰۱ المیلاد النبوی ابن جوزی)' (شرف الانام از امام برزنجی ﷺ صفحہ ۳۹ تا ۴۲)

فائدہ:- یہ واقعہ حق پر سچ پر مبنی ہے اور حضور ﷺ کی حیات مبارکہ اور علم غیب و حاضر و ناظر اور تصرفات اور بعد الوفات کے منکر کے منہ پر زبردست طمانچہ ہے۔

(۱) میلاد شریف کا انعقاد قرب نبوی ﷺ کا موجب ہے۔ (۲) شادی دیدار مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ (۳) حضور ﷺ کا میلاد کرنے والے کو خدا اور آپ سے خصوصی پیار ہے۔ (۴) بنظر تحسین اس مجلس سے رشک کرنا دولت اسلام نصیب ہوتی ہے۔ تو منعقد کرنے والوں کو جنت۔

شادی دیدارِ مصطفیٰ ﷺ

حضور ﷺ کا دیدار معمولی امر نہیں۔ بہت بڑے اولیاء کرام اس دولت کے

حصول کے لئے زندگی بھر ترستے رہے لیکن میلاد اقدس کی برکت سے بہت بڑے گنواروں اور گنہگاروں کو یہ دولت مفت میں نصیب ہوگئی۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن الجوزی کو مخالفین بہت زیادہ مانتے ہیں' ہمارے بھی مقتداء ہیں۔ لیکن ایک عرصہ صوفیاء کرام کے مخالف رہے۔ اسی دوران کی تصانیف سے ہٹ کر ان کی تحریر جواہر آبدار ہیں۔ یہ بھی حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کریم کا صدقہ ہے۔ ان کی ایک پر لطف توجہ سے صوفیہ کے نہ صرف عاشق بلکہ غوث پاک کے خلیفہ بنے' آپ بڑے بڑے محدثین وفقہاء اور صوفیاء میں شیخ سعدی قدس سرہٗ جیسے بزرگوں کے اُستاذ ہیں۔ آپ کی یہ حکایت آپ کے رسالہ ''میلاد النبوی'' میں ہے جو مصر میں بارہا مطبوعہ ہوا۔ اب پاکستان میں بھی اس کا اُردو ترجمہ بار بار شائع ہوا ہے۔ آپ کی اس تصنیف سے ثابت ہوا میلاد شریف صدیوں سے جاری ہے۔

مژدہ بہار

ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ جو ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں کیا حضور کو پسند ہے۔ ''فقال ابن نعمان من فرح بنا فرحنا به''۔ ترجمہ: ''فرمایا اے ابن نعمان جسے ہماری خوشی ہے' ہمیں اس کی خوشی ہے۔ (تذکرہ الواعظین)

فائدہ!۔ یہی حقیقت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ حیات حقیقی حسی ہیں۔ آپ اپنی اُمت کی حالت سے آگاہ ہیں اور آپ پیار کرنے والوں سے پیار

کرتے ہیں۔ بہت سے خوش بختوں کو بیداری میں ورنہ خواب میں زیارت سے مشرف فرماتے ہیں' بالخصوص میلاد شریف کی محافل کو عقیدت سے منانے والوں پر زیادہ خوش ہوتے ہیں کہ یہ اُمتی وفادار ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی جانثار ہے۔

نعت خوان خوش نصیب

مولانا عبدالحی مرحوم اپنے رسالہ ''ترویح الجنان بشریح حکم الدخان'' میں لکھتے ہیں کہ ایک نعت خوان حقہ پیتا تھا۔ ایک دن اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ جب تم میلاد پڑھتے ہو تو ہم رونق افروز ہوتے ہیں لیکن جب تم میں حقہ آجاتا ہے تو ہم مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں۔

فوائد:۔ بدبودار حقہ ایسے ہی سگریٹ کی بدبو سے سرکار کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نفرت ہے تو داڑھی منڈوانے سے اور زیادہ سخت نہ صرف نفرت بلکہ غیض وغضب ہے۔ اسی لئے تو ہمارے دور کے نعت خوان حضرات سوچیں کہ وہ نعت خوانی کی سعادت مندی کے ساتھ کتنیاں غلط کاریاں کرتے ہیں۔ مثلاً بے وضو ہو کر نعت پڑھنا' پیسوں کے لالچ میں نعت خوانی کرنا وغیرہ۔ محافل میلاد میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت سے توجہ دیتے ہیں' تشریف ارزانی سے بھی نوازتے ہیں لیکن یہ ایک روحانی کی طرف ہے ہم اگرچہ اس کیفیت سے نااہلی کی وجہ سے بے خبر ہیں لیکن الحمدللہ منکر نہیں۔

میلاد خوانی کا یہ مرتبہ ہے کہ نعت خوان زیارت سے نوازا گیا۔ میلاد شریف منانے والے کے شان اور کمال کا کیا کہنا۔

مجلس نعت کے تمام بخشے گئے

حضرت محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے مجلس میں یہ نعت پڑھی.....

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا کَالْبَشَرْ ..... بَلْ هُوَ يَاقُوْت بَيْنَ الْحَجَرْ

ترجمہ: پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کوئی بشر نہیں آپ تو ایسے شان والے ہیں جیسے پتھروں میں "یاقوت" تو مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا.....

"قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِكُلِّ مَنْ قَالَهَا مَعَكَ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے یہ "نعت شریف پڑھنے والے تھے" سب کو بخش دیا

اُس کے بعد حضرت ابوالمواہب رحمۃ اللہ علیہ اپنے آخری دم تک ہمیشہ ہر مجلس میں یہ نعت شریف پڑھتے رہے۔

خوشا چشم کو بنگرد مصطفےٰ را..... خوشا دل کہ دارد خیال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

دولت دیدار

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر کرم کریں، محفل میلاد شریف میں جلوہ فرمائیں اور خوش نصیب حضرات کو دولت دیدار سے نوازیں تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے خداداد علم و قدرت اور فضل و کامل سے کچھ بعید نہیں اور بزرگانِ دین سے ایسے واقعات منقول ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف پڑھ رہے تھے اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک تھے۔ حاجی صاحب

سنتے سنتے ایک دم کھڑے ہو گئے اور سب پر ایک کیفیت طاری ہو گئی، تھوڑی دیر بعد حاجی صاحب سے سامعین نے پوچھا "حضرت! میلاد شریف سنتے سنتے کھڑے کیوں ہو گئے تھے؟ جبکہ قیام کا ذکر بھی نہیں آیا تھا"۔ آپ نے فرمایا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے ذوق و شوق اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے پر مجبور کیا۔ ﴿اخبار رضوان لاہور: اپریل ۱۹۵۲ء﴾

فائدہ:- معلوم ہوا کہ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کرتے اور محفل میلاد شریف قائم کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے، جانتے اور کرم فرماتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرکار کی خوشنودی حاصل اور رحمت خداوندی شامل ہوتی ہے۔ خوش بخت ہیں وہ حضرات جن کو یہ توفیق و سعادت میسر ہو۔

مغفرت

خراسان کے ایک بادشاہ المعروف صفار خواب میں دیکھے گئے "آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟" انہوں نے کہا "مجھے بخش دیا" پوچھا گیا "کس بات پر بخشش ہوئی" تو انہوں نے کہا "میں ایک دن پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اپنے لشکروں پر نظر ڈالی تو مجھے اُن کی کثرت بھلی معلوم ہوئی اور میں خوش ہو گیا پھر میں نے تمنا کی کہ کاش! میں دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا اور ان لشکروں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و مدد کرتا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات پسند فرمائی اور مجھے بخش دیا"۔ ﴿شفاء شریف، ص ۲۷، ج ۲﴾

فائدہ:- جب اتنا خیال آنے اور تمنا کرنے پر یہ کرم فرمایا گیا تو جو نیاز مند حضور ہی کے ذکر و فکر میں رہیں اور آپ کی عظمت کا مظاہرہ کریں اُن کا کیا کہنا۔

شاہِ مصر

۵۸۷ھ میں شاہ مصر نے محفل میلاد کی جس میں دس ہزار مثقال سونا خرچ کرنے کا ذکر ہے۔

مظفر بادشاہ

ابوسعید مظفر بادشاہ ہر سال ربیع الاوّل مین تین لاکھ اشرفی لگا کر بڑی محفل کیا کرتے تھے۔ نیز بادشاہ مصر نے ایک بہترین سائبان بنوایا ہوا تھا جو صرف شب میلاد اور یوم میلاد میں لگایا جاتا تھا اور پھر سارا سال پلٹتا رہتا تھا۔ اس سائبان کے نیچے بارہ ہزار آدمی بیٹھتے تھے۔

﴿سوال﴾ اس بادشاہ کا فعل کوئی حجت نہیں اس لئے کہ یہ شخص فاسق و فاجر وغیرہ وغیرہ تھا چنانچہ تواریخ میں ہے کہ ان صاحب ''اربل الملك المظفر ابا سعيد الكوكرى كان ملكا مسرفا و يحفتل لمولدالنبى ﷺ فى الربيع الاول وهو اول من احدث من الملوك هنا العمل''۔

تحقیق اربل بادشاہ ملک مظفر ابوسعید کوکری ایک بادشاہ مصرف تھا' بادشاہ مجلس مولود ربیع الاول کے مہینے میں کیا کرتا تھا اور اوّل بادشاہوں میں سے اس نے اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا۔ ﴿فتاویٰ میلاد' صفحہ:۱۰﴾

گویا اس کا موجد اوّل اسلام میں ایک بادشاہ مظفر الدین ابوسعید کوکری ہے یہ مصرف اور عیش پسند اور گانا سننے کا شوقین تھا۔ اس کو بادشاہ صلاح الدین ایوبی ۵۸۶ھ میں شہر اربل پر جو موصل کے قریب ہے' گورنر مقرر کیا تھا اس کا انتقال..... میں ہوا ہے۔ جس سے صراحۃً ثابت ہوا کہ بدعت مولد ساتویں صدی کی ایجاد

تھی۔ اس نے اپنی گورنری کے زمانہ میں اس بدعت کو ایجاد کیا اور اس پر یہ تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا اور بہت سے دُنیادار صوفی و مولوی بلاتا تھا اور ظہر سے عصر تک ناچ ہوتا تھا اور یہ بادشاہ خود بھی ناچتا تھا۔

(مراۃ الزمان مؤلفہ علامہ سبط بن جوزی رحمۃ اللہ و تاریخ ابن خلکان وغیرہ)

﴿جواب﴾ نمبر۱:- تاریخ کے حالت کسی سے مخفی نہیں کہ جس مؤرخ کی جس سے ضد ہوگی وہ اس کے عیوب و نقائص گنے گا۔ تواریخ کا حال دورِ سابق میں ایسے تھا جیسے آجکل ہمارے ہاں اخبارات کہ جو کرسی پر آئے گا اس کے گن گائیں گے جب کرسی سے اُترے گا تو اس پر طعن و تشنیع کے ڈوگر برسائیں گے۔ مخالفین نے بادشاہ مذکور کے مخالف کی عبارت پڑھ لیں گے لیکن اس پر تحسین و آفرین کے اوراق سے منہ چرا لیا۔ حالانکہ یہ بادشاہ نہایت ہی صالح اور سخی اور خدا ترس تھا۔ تفصیل ہم نے اپنی کتاب ''باادب بادشاہ'' میں لکھ دی ہے۔

﴿جواب﴾ نمبر۲:- خود مؤرخ مذکور کا بیان ہمارا جواب ہے کہ یہ بادشاہ حضرت صلاح الدین ایوبی کا مقرر کردہ تھا تو کیا مخالفین بتا سکتے ہیں کہ صلاح الدین اتنا ناکارہ تھا کہ اس کے ماتحت لوگ جو بھی کام مشروع اُمور جاری کرتے جائیں اور وہ خاموش رہے۔ لاحول و لا قوة الا بالله

﴿جواب﴾ نمبر۳:- جس مؤرخ نے کہا ہے کہ میلاد کی مجالس ایک عیاش بادشاہ کی اختراع ہے تو اس کی خود عبارت بتا رہی ہے کہ میلاد کو راگ و رنگ اور عیاشی کی آڑ میں بنا کر منانا بے شک بعد کی ایجاد ہے۔ ورنہ بقول علماء محدثین کرام رحم اللہ اور تصریحات دیگر ائمہ عظام اس کی اصلیت عہد رسالت سے ثابت ہے۔ ہاں مختلف زمانوں میں اہل حق کے ہاں بھی اس کی نوعیتیں تبدیل ہوتی رہی

ہیں جن سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ مجلس کسی طرح بھی باعث خیر و برکت نہیں ہے یا کم از کم درجہ اباحت تک بھی نہیں پہنچتی۔ ورنہ ایسے سخت گیر اور متشدد مخالفین سے جب ان کی اپنی بدعات نو پیدا کردہ سے سوال کیا جائے تو چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا۔ مثلاً قرآنِ مجید کے اعراب (یعنی زیر، زبر، پیش، شد، مد وغیرہ) اور اس کی تیس پاروں میں تقسیم، مسجد کے مینار اور موجودہ محراب اور زبان سے نماز کی نیت وغیرہ وغیرہ

جواب نمبر۴:- حدیث میں ہے کہ "اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ" مومن کو ہر جگہ سے مفید مطلب چیز حاصل کر لینا ضروری ہے۔ اس اصول پر حجاج بن یوسف کی کوشش سے قرآن شریف کے حرکات و سکنات اور دیگر اجزاء حاصل کئے گئے ہیں۔ اسی طرح آج کل بھی یورپ سے مفید اُمور حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے بالفرض اگر مجلس میلاد کسی عیاش کی ہی ایجاد مان لی جائے تو پھر بھی جواب صاف ہے کہ درکار خیر حاجت استخارہ نیست والا معاملہ ہے کہ دین کے فائدہ کے لئے نہیں دیکھا جاتا کہ اس کا موجد کون ہے؟ آج پکی اینٹوں کے بغیر کوئی مکان نہیں ہوگا، اس کا موجد فرعون و ہامان ہے۔ تیس پاروں کی تقسیم اور قرآنِ مجید کے اعراب وغیرہ کا موجد حجاج ظالم ہے اور یسرنا القرآن ہم مدرسہ عربی میں پڑھاتے ہیں اس کے بغیر بچوں کو قرآنِ مجید پڑھایا نہیں جاتا اس کا موجد ایک مرزائی ہے۔ (ماہنامہ تصور لاہور)

غرض یہ کہ ہزاروں بدعات کے موجدین بے دین اور بہت سی بدعات کے موجدین کا علم تک کسی کو نہیں لیکن اسے یہ لوگ عمل کرتے وقت موجد سے نہ گھبرائے لیکن میلاد کا ذکر خیر آیا تو گھبرا گئے۔ معلوم ہوتا ہے انہیں موجد سے نہیں

ابلیس کی طرح میلاد سے گھبراہٹ ہے۔

سوال محفل میلاد انعقاد بدعت ہے اور "کل بدعۃ ضلالۃ"۔

جواب اس مجلس کا انعقاد بدعت نہیں ہے بلکہ اس حدیث کے مطابق عین اتباع سنت ہے کہ "من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها ومن سن سنة سيئة فعليه و وزر من عمل بها" جو شخص نیک رسم شروع کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے برابر بھی ثواب ملے گا جو اس پر عمل کریں گے مگر جو شخص بری رسومات نکالے گا اس پر اس کا وبال آئے گا اور ان لوگوں کے برابر بھی اس پر وبال آئے گا جو اس پر عمل کریں گے۔" چونکہ یہ مجلس خیر القرون سے شروع ہے اور بہترین سلف صالحین کا دستور العمل رہا ہے اس لئے یہ اس کو سنت حسنہ کہنا پڑے گا۔

سوال میلاد کا عنوان بخاری و مسلم وغیرہ میں نہیں؟

جواب مسلم بخاری اور فقہ کی عام دوسری کتابوں میں گو کسی عنوان کے ماتحت اس عکس کو بیان نہیں کیا گیا مگر دوسری کتابوں میں کہ جن پر مخالفین کی نظر نہیں پڑی صاف مذکور ہے کہ تعامل مسلمین اور تعامل حرمین شریفین خیر القرون سے رہا ہے اس لئے اس کو اجماعی مسئلہ کہا جا سکتا ہے جس کی تائید قرآن و حدیث اور اقوال سلف سے پیش کی گئی ہے اگر مخالفین اس پر توجہ نہ دیں تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔

خیر و برکت کی محفل و مجلس

یہ تو شرعی اور اسلامی قاعدہ مسلم ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے مبارک

حالات جس جگہ پڑھے جائیں وہاں خیر و برکت نازل ہوتی ہے اور سننے والوں کا ایمان اس سے تازہ ہوتا ہے۔

انتباہ:..... اہلسنت کو مناسب یہ ہے کہ ذکر مبارک حضور اکرم ﷺ کی محافل و مجالس میں صرف ذکر ولادت ہی پر اکتفانہ کیا جائے بلکہ آپ ﷺ کی زندگی اور صوری و معنوی محاسن کو بھی بیان کیا جائے اور حضور ﷺ کی سچی محبت کی جو مقرون بالا اتباع ہو ترغیب دی جائے اور اس ضمن میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا لوگوں کو حکم دیا جائے یہ حضور اکرم ﷺ کی سچی محبت کا ثبوت اس طرح دیں کہ وہ اللہ کے فرائض کو ادا کریں اور امر بجالائیں اور نواہی سے اجتناب کریں اور کوئی کام بھی خلاف سنت رسول ﷺ نہ کریں لیکن اب پانی سر سے اوپر چلا گیا ہے کہ میلاد پاک کی محافل کا انعقاد الحمد للہ۔

محفل والے باوضو اور نعت سنانے والے یا تقریر کرنے والے متشرع اور نہایت ہی سکون و وقار سے، لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے کہ باوضو مجلس میں شاید و باید اور نعت خواں اور میر مجلس داڑھی منڈے اب تقریر کرنے والے بھی داڑھی سے دشمنی کا آغاز کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ہدایت دے، ہاں یہ عنوان صحاح ستہ کی مشہور کتاب صحیح ترمذی میں ہے۔

فیصلہ حق

وہابی تحریک سے پہلے تاریخ پر ایک غائرانہ نظر دوڑائیں تو روز روشن سے زیادہ نظر آ گئے گا کہ جملہ اہل اسلام محافل میلاد کا انعقاد صد برکات سمجھتے تھے اور اب بھی غور فرمائیں تو اس محفل کی وہی پارٹیاں مخالف ہیں جو وہابی تحریک سے

متاثر بلکہ اس کے بانی محمد عبدالوہاب کو مطلع اعظم یا کم از کم نیک انسان سمجھتے ہیں اور اسے شرعی اصول سے دیکھا جائے تو حضور سرور عالم ﷺ کے کمالات و معجزات اور سیرت کا اظہار ہے اور اس کا کوئی بھی منکر نہیں۔ صرف نام میلاد رکھنے اور اس کی مختلف طریقوں کی تبدیلی سے انکار کرتے ہوئے عذر ہائے لنگ پیش کرتے ہیں، یہ بھی ان کا تحریک وہابیت پر مہر ثبت کرنے والا معاملہ ہے ورنہ قرآن، مسجد اور دیگر ہزاروں اسلامی مسائل کے عہد رسالت سے لے کر تا حال کئی نام بدلے اور ان کے سینکڑوں طریقے تبدیل ہوئے ان کی تبدیلی سے انکار کے بجائے اسلام کے عاشق بن کر ہم سے بڑھ کر ان پر عمل کرتے ہیں۔

موجد اسلام پر حملہ

اگر چہ محافل میلاد کا انعقاد بادشاہ اربل (مرحوم) سے صدیوں سے پہلے چلا آ رہا تھا لیکن چونکہ انہوں نے خصوصیت سے دلچسپی لی تو ان کے نام کا قرعہ نکل آیا یہ ایسے ہے جیسے قرآن تو پہلے سے چلا آیا تھا لیکن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خصوصی اہتمام کے ساتھ لغت قریش پر جمع کرنے پر جامع قرآن سے نوازے گے یہ عذر کہ وہ بادشاہ فاسق تھا، ظالم تھا وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھی مبنی بر جہالت اور افترہ و بہتان کے سوا کچھ نہیں۔ فقیر نے اس درویش منش اور ولی کامل بادشہ کے متعلق ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے اس سے اہل انصاف کے سامنے حقیقت سامنے آ گئی کہ میلاد دشمنی میں وہابی تحریک کے عشاق کیسی کیسی گندی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

خدانخواستہ بقول ان کے یہ بادشاہ ایسے تھے جیسے انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ تو پھر میلاد کی برائی کیوں؟ جب کہ قاعدہ ہے یہ فعل کے حسن کو دیکھا جتا ہے موجد کو

نہیں ''انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال'' کہ وہ دیکھ جو اس نے کہا یہ نہ دیکھ کہ کس نے کہا ''خذ ماصفا دع ما کدر'' اچھا لے بر چھوڑ۔

حجاج بن یوسف

مانا کہ شاہ اربل میں عملی خامی ہو (اگر چہ معاملہ برعکس) لیکن حجاج بن یوسف ظالم جیسے نہیں ہوں گے۔ حجاج بن یوسف کا ظلم وستم وفسق وفجور جملہ عالم اسلام کا تسلیم شدہ ہے اور شاہِ اربل کو صرف یہی فاسق فاجر کہتے ہیں۔ اب یہ فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ وہ حجاج بن یوسف قرآن مجید میں درجنوں بدعات مختلف طریقے ایجاد کئے مثلاً تقسیم تیس پارے اور ان کے اسماء وغیرہ وغیرہ تفصیل فقیر کے رسال ''بدعات القرآن'' میں دیکھئے تو قرآن جیسی مقدس کتاب کی بدعت پر عمل جائز اور حجاج بن یوسف کا ظلم وستم گوارہ لیکن رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت اقدس کے متعلق ایجادات کا عذر دے کر اور شاہِ اربل مرحوم کو بدنام کر کے عذر لنگ صاف بتاتا ہے کہ ''ہے دل میں کالا کالا''۔

اور دُعا ہے کہ مولیٰ عزوجل بطفیل حبیب پاک ﷺ اسی مسلک میں زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور اسی پر قیامت میں اٹھائے۔.....آمین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاول پور پاکستان

اختتام ۵ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ / ۹ اگست ۱۹۸۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے حضور ﷺ

تالیف

حضرت علامہ الحاج المفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

